

ہم پر قرآن کا حق

إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي بَيَّ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْلَمُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا
(بنی اسرائیل 236)

”حقیقت یہ ہے کہ یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھی ہے۔ جو لوگ اسے مان کر بھلے کام کرنے لگیں انہیں یہ بشارت دیتا ہے اُن کے لیئے بڑا اجر ہے۔“

1. اللہ کی طرف سے، اللہ کا کلام

کلام اللہ حکیم و دانا، رحیم و کریم، خالق و مالک، پروردگار، رب العلمین کی طرف سے انسانوں کے لیئے۔

تَنْزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ه (الواقعہ ۸۰)

”یہ رب العلمین کا نازل کردہ ہے۔“

تَنْزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ه نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ه عَلَى قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ ه بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ (الشعراء ۲۲)

”یہ رب العلمین کی نازل کردہ چیز ہے اسے لیکر تیرے دل پر امانت دار روح اُتری ہے تاکہ تُو اُن لوگوں میں شامل ہو جو (خدا کی طرف سے خلق خدا کو) متنبہ کرنے والے ہیں۔ صاف صاف عربی زبان میں۔“

2. اللہ رب العلمین، باری تعالیٰ کی ذات گرامی۔ عظمت، وسعت۔ لامحدود

مثال ایک بڑی (ملٹی نیشنل کمپنی) کا مالک ایک چھوٹی یونٹ کے انچارج، کلرک سے براہ راست مخاطب ہوتا ہے احکامات دیتا ہے، مشورے دیتا ہے، رہنمائی کرتا ہے، ہمت افزائی کرتا ہے، شاباشی دیتا ہے... تو اندازہ لگائیے کہ اس شخص کے جذبات و احساسات کی کیا کیفیت ہوگی۔

وسیع و عریض کائنات --- galaxy=n*solar system=2 crore planets، اب تک تقریباً 20 crore galaxies دریافت ہو چکی ہیں

ایک بڑی (ملٹی نیشنل کمپنی) کے مالک اور ایک کلرک میں نسبت ہو سکتی ہے، دوحہ کو سورج سے نسبت ہو سکتی ہے لیکن رب العلمین اور بندے میں کوئی نسبت نہیں

رب العلمین متوجہ ہوتے ہیں، اپنا کلام قرآن عنایت فرماتے ہیں، مسلسل ۲۳ سال، راست رہنمائی، احکامات، ہمت افزائی،

اللہ اکبر اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ قرآن کی عظمت کیا ہے۔

فَضْلُ كَلَامِ اللَّهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ (أبی سعید / ترمذی دارمی بیہقی)

”اللہ کے کلام (قرآن) کو دوسرے تمام کلاموں پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہے جیسی کہ خود اللہ کو اپنی مخلوق پر فضیلت حاصل ہے۔“ (حضرت حارث اعود / ترمذی والدارمی)

3. کسوٹی

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا (الفرقان ۱)

”نہایت متبرک ہے وہ جس نے یہ فرقان اپنے بندے پر نازل کیا ہے تاکہ سارے جہاں والوں کے لیئے خبردار کردینے والا ہو،“

4. قرآن بلند پایہ کلام ہے

”بلکہ یہ قرآن بلند پایہ ہے اُس لوح میں (نقش ہے) جو محفوظ ہے۔“
بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ۚ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ (البروج ۲۱، ۲۲)
 ”ایک بلند پایہ قرآن ہے ایک محفوظ کتاب میں ثبت۔“
إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ۖ فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ (الواقعة ۷۷، ۷۸)
 ”یہ ایک سنجیدہ اور فیصلہ کن کلام ہے کوئی مذاق کی چیز نہیں۔“
هُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ ... (حضرت حارث اعود / ترمذی والدارمی)
خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ (عثمان / بخاری)
 ”تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔“

5. قوموں کا عروج و زوال اس سے وابستہ ہے۔

إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ الْأَخْرَيْنَ (عمر بن خطاب / مسلم)
 ”اللہ اس کتاب (قرآن) کے ذریعہ کتنے ہی لوگوں کو بلندی عطا فرماتا ہے اور کتنے ہی لوگوں کو اس کے ذریعہ پست اور ذلیل کرتا ہے۔“

6. قرآن کتابِ ہدایت

قرآن خود اپنا تعارف ”کتابِ ہدایت“ کی حیثیت میں کرواتا ہے۔
هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ ... (البقرة ۱۸۵)
 ”جو انسانوں کی لیئے سراسر ہدایت اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہِ راست دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہے“
إِنَّ بَدَأَ الْفُرْقَانَ يَهْدِي لَلَّتِي بَيِّنُ أَقْوَمَ (بنی اسرائیل ۹)
 ”حقیقت یہ ہے کہ یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھی ہے۔“
 قرآن سے ترکِ تعلق کا انجام کامیابی و ناکامی، ہدایت و گمراہی کا دارومدار قرآن سے تعلق پر
مَنْ تَرَكَ جِبَارَ قِصْمِهِ اللَّهُ وَمَنْ ابْتَغَى الْهُدَى فِي غَيْرِهِ اضْلَمَ اللَّهُ
 ”جو کوئی ظالم و جبار شخص اس قرآن کو چھوڑے گا اللہ تعالیٰ اُس کو کچل کر رکھ دے گا اور جس نے اسے چھوڑ کر کسی اور جگہ سے ہدایت حاصل کرنے کی کوشش کی اللہ اُسے گمراہ کر دیگا۔“

7. قرآن اور انسان

- قرآن کا موضوع انسان ہے۔
- قرآن میں بتایا گیا ہے کہ انسان کی تخلیق کا مقصد کیا ہے؟
- اس دنیا میں اس کی حیثیت کیا ہے؟
- اللہ کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے کا طریقہ کیا ہے؟
- دنیا میں عروج اور آخرت میں نجات کیسے حاصل کی جاسکتی ہے؟

قرآن سے ہمارے تعلق کی بنیادیں

1. ایمان اللہ کا کلام ہے ، جس سے ہم بے انتہا محبت کرتے ہیں
 2. نیت ہدایت کی، يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ (المدثر:31)
 3. حمد و شکر الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ
 4. اعتماد صرف یہی صحیح ہے ، فائدہ مند ہے
تردد، شک سے پاک
 5. اطاعت اپنے آپ کو قرآن کے حوالے کر دینا، اپنی باگ ڈور اس کے ہاتھ میں
 6. پناہ خطرات سے بچنے جو قرآن کے راستے میں آتے ہیں
- آئیے ہم دیکھیں کہ قرآن ہم سے کیا مطالبہ کرتا ہے۔

1. تلاوت

وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا (المزمل ۴) اور قرآن کو خوب ٹھہر کر پڑھو۔
خشوع خضوع، دلجمعی اور بیداری قلب کے ساتھ پڑھیں۔

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَذِكْرٍ لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ (سورہ ق) یہ استقامت اور ایمان میں اضافے کا ذریعہ ہے

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا... (سورہ انفال ۲)

ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر آتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیتی ہیں۔

2. حفظ

إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرْبِ (ترمذی)

جس شخص کے دل میں قرآن کا کچھ بھی حصہ نہ ہو وہ ویران گھر کی طرح ہے۔ (کہ جس کے اندر وحشت اور نحوست ہوتی ہے)

3. تدبیر

تیسرا اور نہایت اہم مطالبہ یہ ہے کہ ہم اس پر غور و فکر کریں اور اس کے معانی و مطالب کو سمجھنے کی کوشش کریں

أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا (سورہ محمد ۲۴)

یا ان لوگوں نے قرآن پر غور نہیں کیا ، یا دلوں پر ان کے قفل چڑھے ہوئے ہیں؟ انسانوں کو قرآن میں بار بار جہنجهوڑا گیا ہے ، افلا تعقلون کیا تم عقل نہیں رکھتے؟ ، افلا تذکرون کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟ ارشاد الہی ہے

كُتِبَ النَّزْلُ إِلَيْكَ مُبْرَكٌ لِّيَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ (سورہ ص ۲۹)

یہ ایک مبارک کتاب ہے جو ہم نے آپ پر اس لئے نازل فرمائی ہے کہ لوگ اس کی آیتوں پر غور و فکر کریں اور عقلمند اس سے نصیحت حاصل کریں۔

4. عمل

- چوتھا اور اہم ترین مطالبہ یہ ہے کہ ہم اس پر عمل کریں،
- اس کو اپنا دستورِ حیات بنائیں،
- زندگی کے تمام شعبوں میں اس کو نافذ کریں، عقائد، اعمال، اخلاق اور اصول و قوانین اسی کے سانچے میں ڈھالیں، اور
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح قرآن کا عملی نمونہ بن جائیں، نزولِ قرآن کا یہی بنیادی مقصد ہے، ارشادِ الہی ہے

اتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ (الاعراف ۳)

تم اتباع کرو اس (کتاب) کی جو تمہارے رب کی طرف سے آئی ہے۔
کامیابی کی ضمانت

فَمَنْ اتَّبَعَ هُذًى فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْغَىٰ - وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَعْمًى (طہ ۱۲۴، ۱۲۳)

جو میری ہدایت پر چلے گا وہ نہ گمراہ ہوگا اور نہ بدبخت اور جو میرے ذکر سے اعراض کرے گا اس کے لئے تنگ زندگی ہوگی اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا کر کے اٹھائیں گے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ”إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ الْآخَرِينَ“ (صحیح مسلم) اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعہ بہت سے لوگوں کو سرفراز کرتا ہے اور اس (کے انکار یا اس پر عمل نہ کرنے) کی وجہ سے دوسروں کو ذلیل کرتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے ”تَرَكْتُ فِيكُمْ أُمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكُم بِهِمَا، كِتَابُ اللَّهِ وَ سُنَّتِي“ میں تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جب تک تم اسکو مضبوطی سے تھامے رہو گے گمراہ نہیں ہو گے، ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری سنت۔

5. دعوت

الرَّ كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَى صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ (سورہ ابراہیم ۱)

ال۔ ر۔ یہ عالی شان کتاب ہم نے آپ کی طرف اتاری ہے کہ آپ لوگوں کو اندھیرے سے اجالے کی طرف لائیں ان کے پروردگار کے حکم سے زبردست اور تعریفوں والے اللہ کے راستے کی طرف۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے رخصت ہوجانے کے بعد اب یہ اُمتِ مسلمہ کی ذمہ داری ہے کہ اس مشن کو بہترین طریقے سے آگے بڑھائیں۔

جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے
الْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَّكَ أَوْ عَلَيْكَ (مسلم)

